99877 ـ شادی ہونے سے قبل زنا کا ارتکاب کر بیٹھی

سوال

ایك لڑکی کا ایك نوجوان سے تعارف ہوا اور اس نے لڑکی سے شادی کرنے کا وعدہ کیا، اور پھر اس کی عزت لوٹ لی اور اس کی ویڈیو بھی بنائی، اب اس لڑکی کی کسی اور شخص کے ساتھ شادی ہونے والی ہے جسے اس گناہ کا علم تك نہیں، لڑکی کو خدشہ ہے کہ کہیں اس کے خاوند اور خاندان والوں میں اس کی رسوائی نہ ہو، اسے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس افسوسناك واقعہ اور مسئلہ کے متعلق دریافت کیا گیا ہے یہ حرام تعلقات قائم کرنے کے نتائج میں سے ایك نتیجہ ہے کہ آپس میں حرام تعارف، اور وعدے اور ملاقاتیں، اور جھوٹ اور عشق و محبت، اور پھر فحاشی و زنا، اور ذلت و رسوائی اور عار کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا.

اب تك نصیحت کرنے والے غافلوں کو بیدار کرنے کے لیے چیخ رہے ہیں، اور دھوکہ میں پڑنے والوں کو متنبہ کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، اور مرد و عورت کے اختلاط کی دعوت دینے والے دعوت دینے اور اس کے دفاع میں لگے ہوئے ہیں، ان کا خیال ہے کہ اس طرح کے تعلقات قائم کرنے میں کوئی مانع نہیں، اور لڑکے اور لڑکیوں پر تنگی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے.

اس گناہ کی آگ میں جھلستی تو وہی ہے جو یہ گناہ کر بیٹھے، اور ذلت و رسوائی اور عار و پریشانی تو اسے ہی حاصل ہوتی ہے جو اس دھوکہ میں پڑ جائے جس نے شیطان کی پیروی کی، اور جھوٹے وعدوں اور خواہشات کے پیچھے بھاگ نکلی، اور اپنے پروردگار اللہ رب العالمین کے حکم گھر میں ٹکے رہنے اور باہر نہ نکلنے کے حکم سے اعراض کیا، اور نظریں نیچی رکھنے اور بات چیت میں نرم رویہ ترك کرنے، اور پردہ کرنے سے اعراض کیا، انا للہ و انا الیہ راجعون.

افسوس ہے اہل اسلام پر کہ ان کے معاشرے میں بھی اس طرح کی خرابیاں اور فساد پیدا ہونے لگا ہے، اور ماں باپ اور بہن بھائیوں کی غفلت کی بنا پر یہ چیز ان کے گھروں میں داخل ہو چکی ہے.

زنا كتنا قبيح اور شنيع جرم ہے، اور پھر دنيا و آخرت ميں اس كا انجام كتنا خطرناك اور شنيع ہے، اسى ليے شريعت اسلاميہ نے اس كى حد كوڑے يا پھر رجم قرار دى ہے، اور اس كے ساتھ ساتھ جہنم كى آگ كا المناك عذاب بھى منتظر ہے، اللہ محفوظ ركھے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

زانيہ عورت اور زانى مرد ميں سے ہر ايك كو سو كوڑے لگاؤ، ان پر اللہ كى شريعت كى حد جارى كرتے ہوئے تمہيں ہرگز ترس نہيں كھانا چاہيے، اگر تمہيں اللہ تعالى اور قيامت كے دن پر ايمان ہو، اور ان كى سزا كے وقت مسلمانوں كى ايك جماعت موجود ہونى چاہيے النور (2).

اور اللہ سبحانہ و تعالى كا ارشاد ہے:

اور تم زنا كے قريب بھى مت جاؤ، يقيناً يہ بہت ہى فحش كام اور برى راہ ہے الاسراء (32).

اور نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے جو خواب ديكھى اس حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" .... پھر ہم آگے گئے حتى كہ ايك تندور جيسى عمارت كے پاس آئے، راوى كہتے ہيں ميرے خيال ميں آپ نے كہہ رہے تھے كہ اس ميں چيخ و پكار اور شور تھا، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم بيان كرتے ہيں كہ جب ہم نے اس ميں جھانكا تو اس ميں ننگے مرد و عورتيں تھيں، اور جب ان كے نيچے سے شعلہ آتا تو وہ شور كرتے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: ميں نے ان دونوں سے كہا: يہ كون ہيں ؟ وہ مجھے كہنے لگے: چلو چلو....

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: ميں نے ان دونوں سے كہا: ميں آج رات بہت عجيب اشياء ديكھى ہيں، تو جو ميں نے ديكھا ہے يہ كيا ہے ؟ تو وہ كہنے لگے ہم آپ كو اس كے متعلق بتائيں گے....

وہ تندور جيسى عمارت ميں ننگے مرد اور عورتيں زانى مرد اور زاني عورتيں تھيں "

اسے امام بخارى نے صحيح بخارى ميں باب اثم الزناۃ حديث نمبر (7047) ميں روايت كيا ہے.

اور ضوضوا كامعنى ہے: ان كى آوازيں اور شور بلند ہو جاتا.

اس ليے اس لڑكى كو اللہ سبحانہ و تعالى كى بارگاہ ميں سچى توبہ و استغفار كرنى چاہيے، اور اپنے كيے پر نادم ہو كر آئندہ كبھى ايسا نہ كرنے كا پختہ عزم كرے، اميد ہے اللہ سبحانہ و تعالى اس كو معاف فرمائيگا.

اسے چاہيے كہ وہ كثرت سے دعا كرے اور اپنے پروردگار كے سامنے عاجزى و انكسارى سے گڑگڑا كر دعا كرے

کہ وہ اسے دنیا و آخرت میں رسوائی سے بچائے، اور اس فاجر شخص کے شر سے محفوظ رکھے، اور اسے دعا کی قبولیت کے اوقات اختیار کرتے ہوئے دعا کرنی چاہیے، مثلا رات کے آخری حصہ میں، اور اذان اور اقامت کے درمیان، اور جمعہ کے دن آخری وقت دن ختم ہونے سے کچھ دیر قبل.

اور اس کے ساتھ ساتھ خیر و بھلائی کے کام کثرت سے کرے خاص کر نماز اور صدقہ و خیرات، اور اپنے پروردگار کے ساتھ حسن ظن اختیار کرے، کیونکہ حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

" میں اپنے بندے کے ہاں ایسے ہی ہوں جیسا اس کا میرے بارہ میں گمان ہوتا ہے، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اور جب وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ میرا ذکر مجلس میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر مجلس میں کرتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف ایك بالشت آتا ہے تو میں اس کی طرف ایك ہاتھ آتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف ایك ہاتھ آتا ہے تو میں دو ہاتھ آتا ہوں، اور اگر میں میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف بھاگ کر آتا ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7405) صحیح مسلم حدیث نمبر (2675).

اور مسند احمد میں مروی ہے کہ واثلہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ عزوجل کا فرمان ہے: میں اپنے بندے کے ہاں اس کے گمان کے مطابق ہوں، تو وہ میرے متعلق جو چاہے گمان کرے "

مسند احمد حدیث نمبر (17020).

شعیب ارناؤط نے مسند احمد کی تحقیق میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے آپ اپنے پروردگار کے بارہ میں اچھا گمان رکھیں کہ وہ اس عیب کو چھپا کر اس پر پردہ ڈال دیگا، اور آپ اس کے متعلق کسی کو بھی مت بتائیں نہ تو خاوند کو اور نہ ہی کسی دوسرے کو، بلکہ خاوند سے بھی اسے چھپائیں چاہے وہ آپ سے اس کے متعلق دریافت بھی کرے، اور آپ اس کے متعلق توریہ استعمال کر لیں، کیونکہ پردہ بکارت کو بعض اوقات شدید حیض کی وجہ سے یا پھر چھلانگ لگانے سے یا کسی اور سبب سے بھی پھٹ جاتا ہے.

اگر فرض کریں کہ اس حادثہ کے متعلق کسی کو علم بھی ہو جائے، تو پہلے اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور پھر وہ اس کی مشکل میں معاونت کرے، اور اس مجرم نے دو ویڈیو تیار کی ہے اس تك پہنچنے کا حیلہ کرے اور اسے اللہ کے عذاب سے ڈرائے، اور اسے اس کے جرم کا احساس دلائے کہ اس نے کتنا بڑا جرم کیا ہے.

اور اگر ممکن ہو سکے تو اس کو دھمکی بھی دے اور کسی امانت دار آفیسر کو اس پر مسلط کرنے کی کوشش کرے تا

کہ وہ اس کو خوفزدہ کرے، یہ بہتر ہوگا.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہماری اور مومنوں کی توبہ قبول فرمائے، اور ہمارے عیوب پر پردہ ڈالے اور ہمارے دل میں امن پیدا فرمائے.

مزید آپ سوال نمبر (83093) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .